**حضرت اسرافیل ؑ:**

حضرت اسرافیل ؑ فرشتوں میں اللہ تعالیٰ کے سب سے نزدیک موجود ہیں کیونکہ ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان صرف 7 پردوں کا فاصلہ ہے سب سے نزدیک حضرت اسرافیل ؑ پھر حضرت جبرائیل ؑ پھر حضرت میکائیل ؑ پھر حضرت عزرائیل ؑ اللہ کے نزدیک موجود ہیں۔ اسرافیل کا لفظ اسراف سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے کثرت یا زیادتی اور یہ لفظ ان کیلئے اس لیے استعمال کیا گیا کہ فرشتوں میں سب سے زیادہ پر حضرت اسرافیل ؑ کے ہیں اور اتنے پھیلے ہوئے ہیں کہ ان کا ایک مشرق میں ایک پر مغرب میں تیسرے پر کو انہوں نے سحر ڈھانپ رکھا ہے جبکہ ان کا چوتھا پر ساتویں زمین کے نیچے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کو پیدا کیا تو ان کی ذمہ داری صور پھونکنے پر لگا دی۔ صور ایک سینگ کی طرح دکھنے والا بگل ہے جو آگے سے چھوٹا اور پیچھے سے بڑے سائز کا ہوتا ہے اسے قدیم زمانے میں جنگوں کیلئے بجایا کرتے تھےآپکا منہ صُور کے نزدیک ہے اور نظریں اللہ تعالیٰ کے عرش کی طرف ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ حُکم دیں تو مجھے صور پھونکنا پڑے اسی لئے جب سے یہ پیدا ہوئے ہیں یہ بنا پلکیں جھپکائے اللہ تعالیٰ کے عرش کی طرف دیکھ رہے ہیں اور قیامت تک کھڑے رہیں گے۔ یہ صُور شیشے کے موتی کا بنا ہوا ہے اور اتنا بڑا ہے کہ اس کے اندر اتنے سوراخ ہیں کہ جتنا قیامت تک روحیں آئیں گی۔ اور کسی بھی ایک سوراخ سے 2 روحیں نہیں نکل سکتیں۔ جبکہ اس صور کا دہانہ اتنا بڑا ہے کہ جہاں آپ ؑ نے منہ لگا رکھا ہے کہ جتنا اس زمین و آسمان کی گولائی ہے۔ صرف اس صور کے سائز کو سمجھ کر حضرت اسرافیل کی جسامت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں ذکر ہے کہ جب فرشتوں کی حضرت آدم ؑ کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو سب سے پہلے حضرت اسرافیل ؑ نے سجدہ کیا تھا جس کا انعام یہ دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے پُورا قرآن ان کے ماتھے پر لکھ دیا جہ کہ ان کیلئے بہت بڑا اعزاز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کی وجہ سے لوُحِ محفوظ پر لکھا ہوا اللہ تعالیٰ کا حکم سب سے پہلے حضرت اسرافیل ؑ کے پاس آتا ہے ۔ قیامت سے پہلے جب اللہ تعالیٰ اُن کو صُور پھونکنے کا حُکم دیں گے تو وہ 3 مرتبہ صور پھونکیں گے۔ پہلی بار جب صُور پھُونکیں گے تو گھبراہٹ کا وقت ہو گا۔

جسے سُن کر ہر ایک چیز ڈر جائے گی سوائے انبیاء اور شہداء کے ۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کی سورۃ نمل میں فرماتے ہیں اور کیا ہوگا اُس روز جس وقت صور پھونکا جائے گا اور ہول کھا جائیں گے وہ سب جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سوائے ان کے جن کو اللہ اس ہول سے بچائے گا اور سب کے سب کان دبائے اس کے حضور حاضر ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ؐ نے فرمایا کہ اس آواز کو سُن کر شیطان اور اس کے چیلے بھاگ کھڑے ہوں گے۔ اور پناہ لینے کی کوشش کریں گے لیکن اس دن ان کے چھپنے کی کوئی جگہ نہیں ہوگی۔ آسمان کی طرف دیکھیں گے تو آسمان انہیں کالے سُرخ تیل کی مانند سیاہ ہوتا نظر آئے گا۔ زمیں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں ٹوٹ کر بکھرنے لگے گی سمندروں میں آگ لگ جائے گی۔ اور یہ پھٹ کر ایک دوسرے میں جا ملیں گے۔ سورج چاند ستارے سب ختم ہو جائیں گے اور کشش ثقل کا خاتمہ ہو جائے گا اور کائنات کو ایسے لپیٹ دیا جائے گا جیسے یہ تخلیق سے پہلے تھی۔

اس کے بعد حضرت اسرافیل ؑ یروشلم کی پہاڑی پر کھڑے ہو کر دوبارہ صُور پھونکیں گے اور انبیاء اور شہداء سمیت ہر چیز بے ہوش ہو کر گر جائے گی سوائے ان کے جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن محفوظ رکھے گا یعنی کہ 8 فرشتے۔ جن میں سے 4 مقرب فرشتے حضرت جبرائیل ؑ، حضرت اسرافیل ؑ، حضرت میکائیل ؑ اور حضرت عزائیل ؑ جبکہ 4 اللہ تعالیٰ کا عرش اُٹھانے والے فرشتے ہوں گے۔ اس کے بعد ان 7 فرشتوں کی روح بھی قبض کر لی جائے گی اور حضرت عزرائیلؑ اور اللہ تعالیٰ کی ذات ہی باقی رہ جائے گی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عزرائیل ؑ سے فرمائیں گے کہ میں نے تمہیں کسی مقصد کیلئے پیدا کیا تھا اور آج وہ مقصد پورا ہو چُکا ہے لہٰذا تو بھی مر جا اس کے بعد ملک الموت کو بھی موت آ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ پوری کائنات کو اپنی مُٹھی میں سما کر 3 مرتبہ سوال کریں گے کہ آج کے دن کسی کی بادشاہت ہے پھر خود ہی فرمائیں گے کہ آج کے دن میری بادشاہی ہے۔ جس کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ حضرت اسرافیل ؑ کو زندہ کریں گے اور صُور پھونکنے کا حکم دیں گے جس کے بعد لوگ زندہ ہو کر قبروں سے نکل آئیں گے رُوحیں واپس آ جائیں گی۔ پہاڑوں کو ختم کر دیا جائے گا اور زمین ہموار کر دی جائے گی۔ اور قیامت قائم کر دی جائے گی۔